

1 عمومی جائزہ

اب جبکہ مالی سال 16ء آدھا گزر چکا ہے، کچھ معاشی اظہاریوں میں بہتری دکھائی دیتی ہے۔ تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے کی بدولت مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے پر اشیا سازی کی نمو بہتر ہوئی ہے۔¹ توقع ہے کہ فصلوں کے شعبے کے نقصانات معمولی ہوں گے کیونکہ گندم کی متوقع شاندار فصل کپاس کی پیداوار میں کمی کی جزوی تلافی کر سکتی ہے۔ ٹیلی کام شعبے میں بھرپور محاصل کی وجہ سے خدمات کے شعبے میں بہتری کے آثار ہیں۔ معاشی استحکام نے، جس کی عکاسی پست گرانٹی لمحاظ صارف اشاریہ قیمت، زر مبادلہ کے مناسب ذخائر، مستحکم شرح مبادلہ، برآمدات میں بہت کمی کے باوجود جاری کھاتے کے پست خسارے اور بہتر مالیاتی صورت حال سے ہوتی ہے، اس کارکردگی کے لیے راہ ہموار کی جبکہ اس کا زیادہ تر سہرا سازگار پالیسی ماحول کو جاتا ہے (جدول 1.1)۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے		
پہلی ششماہی م 15ء پہلی ششماہی م 16ء		معاشی نمو (فیصد)
3.9	2.7	بڑے پیمانے کی اشیا سازی الف
2.1	6.1	صارف اشاریہ قیمت (مدتی اوسط) الف
9.0	6.0	محلی شعبے کا قرض 1، ب
-14.5	-4.4	برآمدات (کسٹم) الف
-8.1	11.4	درآمدات (کسٹم) الف
20.4	16.1	ٹیکس حاصل ج
32.6	32.0	ترقیاتی اخراجات ج
-2.8	-1.7	شرح مبادلہ (اضافہ + کم)۔ ب
		ملین ڈالر
15,884	10,513	اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر مدت) ب
9,736	9,162	کارکنوں کی ترسیلات زر ب
624	611	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ب
-1,425	-2,463	جاری کھاتے کا توازن ب
		فیصد بی ڈی پی
-1.7	-2.4	مالیاتی توازن ج
		ع: عبوری
		1 دسمبر میں جون کی نسبت فیصد تبدیلی
		ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات
		ب بینک دولت پاکستان
		ج وزارت خزانہ

تاہم عالمی معیشت اور مالی منڈیوں میں بڑھتی ہوئی بے یقینی ملکی معیشت کے مثبت احساسات کو متاثر کر رہی ہے۔ ترقی یافتہ معیشتوں میں سست بحالی اور چین میں معاشی کمزوری کی وجہ سے عالمی تجارت اور سرمایہ کاری کی سرگرمیوں میں کمی ہو رہی ہے۔ اجناس کی منڈی میں مندی جاری ہے جس نے: (i) بیرونی سرمایہ کاری میں کمی کر دی ہے؛ (ii) بیشتر ممالک میں مہنگائی کی سطح پریشان کن حد تک گھٹا دی ہے؛ (iii) ترقی پذیر ملکوں میں ترسیلات زر کے بہاؤ کو کم کر دیا ہے؛ اور (iv) ایسے ممالک کے لیے مالیاتی بوجھ بڑھا دیا ہے جن کی معیشت کا بڑا حصہ اجناس

¹ سینٹ کے مقامی تھیلوں کی ترسیل، جو ملک میں تعمیراتی سرگرمی کے اہم اظہاریوں میں شامل ہیں، م 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران 16.3 فیصد سال بسال بڑھ گئی جبکہ ایک سال قبل ان کی نمو صرف 9.1 فیصد تھی۔

پر مشتمل ہے۔ مزید پریشان کن پہلو یہ ہیں کہ: کمزور یورو کی وجہ سے یورپی منڈیوں میں آپس میں کام کرنے کا رجحان بڑھا ہے جبکہ امریکی زری پالیسی میں تبدیلی نے عالمی ایکویٹی اور کرنسی منڈیوں کو الجھا دیا ہے۔

پاکستان کے لیے موجودہ عالمی حالات کے مثبت اور منفی دونوں قسم کے اثرات ہیں۔ مثبت اثرات یہ ہیں: تیل کی قیمتوں میں کمی سے ملک کے درآمدی بل میں 39.8 فیصد کمی ہوئی ہے (جس میں مقدار اور نرخ، دونوں کے اثرات شامل تھے) جس سے مہ 16ء کی پہلی ششماہی میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں تجارتی خسارہ 1.6 فیصد کم کرنے میں مدد ملی۔ مزید یہ کہ حکومت کی طرف سے تیل کی قیمتوں میں کمی نے گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کو کئی دہائیوں کی پست ترین سطح تک لانے میں کردار ادا کیا۔ مہنگائی کی توقعات بھی کم ہو گئی ہیں۔²

کم مہنگائی کی توقعات اور بیرونی شعبے کے استحکام دونوں عوامل نے مل کر اسٹیٹ بینک کو ستمبر 2015ء میں پالیسی ریٹ کو تاریخ کی پست ترین سطح 6 فیصد تک لانے کا موقع دیا۔ اس کی وجہ سے نجی شعبے کے لیے قرضے کی طلب میں اضافہ ہوا خصوصاً معینہ سرمایہ کاری مقاصد کے لیے۔ اشیا سازی کے شعبے کو بھی فائدہ ہوا کیونکہ کم لاگتی فنڈنگ کے علاوہ اس کے لیے ایندھن کے اخراجات اور سامان کا خرچ کم ہو گیا۔³ تاہم یہ معلوم ہوتا ہے کہ بڑے پیمانے پر اشیا سازی کے شعبے کو خام مال کی ارزاس دستیابی کے مقابلے میں توانائی کے بہتر انتظام سے زیادہ فائدہ ہوا: ایل این جی اور ایل پی جی کی درآمد اور ٹرانسپورٹ اور گھرانوں کو مہیا کی جانے والی گیس کی کچھ مقدار منتقل ہونے سے صنعتی شعبے کے لیے اس کی دستیابی بڑھ گئی۔^{4,5}

منفی پہلو یہ ہے کہ اجناس کی کساد بازاری نے فصلوں کے شعبے کی کارکردگی پر اثر ڈالا ہے۔ اس سیزن میں بیشتر فصلوں کے لیے بوائی کا رقبہ کم رہا (دوسرا باب)۔ کپاس کی فصل خاص طور پر متاثر ہوئی ہے کیونکہ کیڑوں کے حملوں اور تیز بارش کی وجہ سے بھی اس کی پیداوار میں کمی آئی ہے۔ تاہم عالمی سست رفتاری کا سب سے زیادہ اثر ملک کی برآمدات پر پڑا ہے۔

مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی میں برآمدات 4.4 فیصد کی کمی کا مظاہرہ کرنے کے بعد مہ 16ء کی پہلی ششماہی میں 14.5 فیصد (سال بسال) کم ہو گئیں۔ یہ کمی مصنوعات اور درآمدی منڈیوں دونوں کے لحاظ سے وسیع الہنیاتی (پانچواں باب)۔ اسی طرح پوری ترقی یافتہ دنیا اور خلیج تعاون کونسل میں پست مہنگائی نے ترسیلات زر کی رفتار کو کم کرنے میں کردار ادا کیا۔ علاوہ ازیں کمزور عالمی معیشت اور مالی منڈیوں میں بڑھتی ہوئی ہلچل نے پاکستان میں آنے والی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم میں جمود پیدا کیا۔

² پاکستان ان ممالک میں شامل تھا جہاں تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کی منتقلی سب سے زیادہ ہوئی (ہا کس 3.2)۔

³ اشیا سازی کے شعبے میں قرضوں کا استعمال مہ 16ء کی پہلی ششماہی میں 164.4 ارب روپے بڑھ گیا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 114.6 ارب روپے تھا۔

⁴ گیس تقسیم کرنے والی فرموں ایس ایس جی ایل اور ایس ایس جی ایل پی ایل کو حکومت نے ہدایت کی تھی کہ قدرتی گیس کی فراہمی کو گھرانوں سے معیشت کے زیادہ پیداواری شعبوں (جیسے بجلی کی پیداوار، سیمنٹ اور کھاد) کی طرف منتقل کریں۔

⁵ بجلی کے شعبے میں نمایاں بہتری دیکھی گئی: گیس کے ذریعے حرارتی بجلی کی پیداوار میں مہ 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران گزشتہ سال کی نسبت 50 فیصد اضافہ ہوا جبکہ فرانس آئل اور ہائی اسپنڈ ڈیزل کے ذریعے ہونے والی پیداوار تیزی سے کم ہوئی۔

ملک میں مزید بیرونی براہ راست سرمایہ کاری لاکر اور اپنی برآمدی بنیاد کو وسیع کر کے پاکستان اپنی شرح نمو کو بڑھا سکتا ہے۔ خاص طور پر بھرپور ملکی طلب اور ملک میں سرمایہ کاری کی ممکنہ بحالی سے (درآمدہ) سرمایہ جاتی اشیا اور خام مال کی طلب میں اضافہ ہوگا؛ اگر زر مبادلہ کی آمدنی اسی رفتار سے نہیں آتی تو مشکل پیدا ہو سکتی ہے۔ م 16ء کی دوسری سہ ماہی میں ماسوا تیل درآمدی بل میں اضافے کے ساتھ تجارتی خسارہ بڑھنے سے یہ مسئلہ مزید نمایاں ہو جاتا ہے۔⁶ چنانچہ پاکستان کی نمو کو زیادہ پائیدار بنانے کے لیے پیداوار اور کاروبار کرنے کی لاگت کم کرنا ہوگی، توانائی کی فراہمی، خاص طور پر وسیع البینا داور پائیدار ذرائع میں سرمایہ کاری کر کے، مزید بہتر بنانا ہوگی اور برآمدات کو فروغ دینے والی صنعتی پالیسیاں تشکیل دینا ہوں گی۔

مثبت امر یہ ہے کہ ساختی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے بندریں کام ہو رہی ہیں اور اہم اصلاحات متعارف کرائی جا رہی ہیں۔⁷ چند سال قبل حکومت کی طرف سے متعارف کردہ اصلاحاتی عمل میں کئی بین الاقوامی مالی ادارے شریک ہیں۔ نسبتاً حال میں ای ایف ایف پروگرام کا دسواں جائزہ کامیابی سے مکمل ہو گیا ہے کیونکہ حکومت نے تقریباً تمام ساختی اشاریوں کی تکمیل کر لی ہے خصوصاً وہ جو مالیاتی بہتری سے متعلق ہیں۔ اس کامیابی کا ایک حوصلہ افزا پہلو یہ ہے کہ اصلاحاتی عمل سے حکومت کے ترقیاتی اخراجات کم نہیں ہو رہے بلکہ انفراسٹرکچر کے رکے ہوئے کام کروانے کی حکومتی کوششوں سے ملک میں سرمایہ کاری کی شرح بہتر ہوگی جو اس وقت عالمی کمپنیاں پیداوار کے 15 فیصد کے لگ بھگ اور علاقائی معیشتوں سے خاصی کم ہے۔ تاہم اس رفتار کو برقرار رکھنے اور عالمی سست روی کے ماحول میں زیادہ سے زیادہ پیداواری فوائد حاصل کرنے کے لیے حکومت کو مالیات اور توانائی کے شعبوں میں درکار اصلاحات کے عمل کو تیز کرنا ہوگا۔

1.1 معاشی جائزہ

تیل کی قیمت میں کمی کا براہ راست اثر گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت پر محسوس کیا گیا: ٹرانسپورٹ گروپ۔ جو صارف اشاریہ قیمت کا 7.2 فیصد حصہ ہے۔ م 16ء کی دوسری سہ ماہی میں مسلسل پانچویں بار کم ہوا جس کے نتیجے میں مجموعی مہنگائی کم ہو کر صرف 2.5 فیصد رہ گئی۔ بہر کیف، اگرچہ م 16ء کی دوسری سہ ماہی میں گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت م 15ء کی دوسری سہ ماہی سے کم تھی تاہم م 16ء کی پہلی سہ ماہی کی نسبت اس میں کسی قدر اضافہ ہوا جس کا بڑا سبب غذا اور توانائی کی قیمتوں میں تغیر تھا۔ غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی م 16ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سہ ماہی اور سالانہ دونوں لحاظ سے کم رہی۔⁸ اس کے برعکس تھوک اشاریہ قیمت میں مالی سال 16ء کی پہلی پوری ششماہی میں سال بسال کی دیکھی جاتی رہی۔⁹ یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ اگرچہ قیمتوں میں کمی سے صارفین کو فائدہ پہنچا ہے تاہم معیشت کے بعض اجناس پیدا کرنے والے شعبوں پر سنگین اثرات مرتب ہوئے ہیں: مثال کے طور پر کم پیداواری نرخوں نے کاشت کاروں کی آمدنی کو نقصان پہنچایا ہے اور ان کے فصل اگانے سے متعلق فیصلوں کو متاثر کیا ہے۔

⁶ م 16ء کی دوسری سہ ماہی میں نان آئل درآمدات میں 12.2 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا جبکہ پہلی سہ ماہی میں 2.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔

⁷ مثال کے طور پر ٹیکس مستثنیات کی لاگت مالی سال 14ء میں جی ڈی پی کے 1.9 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 15ء میں 1.5 فیصد کر دی گئی ہے، ذاتی اکٹم ٹیکس فائلرز کی تعداد پچھلے دو برسوں میں 200,000 سے بھی زیادہ بڑھی ہے، قانون کے مطابق خود مختار زرعی پالیسی کمیٹی قائم کی گئی ہے اور کرپٹ بیورو ایکٹ 2015ء جاری کیا گیا ہے۔

⁸ م 16ء کی دوسری سہ ماہی میں متعدد اشیا پر لگائی گئی اضافی ریگولیٹری اور کسٹم ڈیوٹیوں نیز بعض غذائی اشیا (چائے، دالوں وغیرہ) کی قیمتوں میں اضافے کے باعث پہلی سہ ماہی کی نسبت دوسری سہ ماہی کے دوران گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں تھوڑا سا اضافہ ہوا۔

⁹ تاہم قیمتوں کی تقلیل (deflation) کے سلسل 13 ماہ (یعنی دسمبر 2014ء سے دسمبر 2015ء تک) بعد تھوک اشاریہ قیمت میں جنوری اور فروری 2016ء میں ذرا سا اضافہ ہوا۔

فصل خریف کے نقصانات کی بنا پر م س 16ء میں اہم فصلوں کی کاشت پچھلے برس کی نسبت کم رہنے کا امکان ہے۔ لہذا مجموعی طور پر زراعت کے شعبے کے لیے اس سال نمو کے ہدف کا انحصار گندم کی کارکردگی نیز گلہ بانی میں قدر پر ہے تاکہ کپاس کی پیداوار میں ہونے والی کمی کے نقصانات کو پورا کیا جاسکے۔ موجودہ صورت حال میں ان دونوں کے اہداف سے تجاوز کرنے کے قوی امکانات ہیں۔ اگرچہ ابتدائی تخمینوں سے گندم کے زیر کاشت رقبے میں کمی ظاہر ہوتی ہے تاہم پیداوار میں نمایاں بہتری نے مسلسل تیسرے سال شاندار فصل ہونے کی امیدیں روشن کر دی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق بروقت بارشوں اور غام مال کی بہتر دستیابی نے فی ایکڑ پیداوار کو بہتر بنا دیا ہے۔

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں توانائی کی بہتر فراہمی، اجناس کی کم قیمتوں اور گنجانشی پالیسیوں (مثلاً بلند ترقیاتی اخراجات، اپنا روزگار اسکیم اور کئی عشروں کی پست ترین شرح سود) کی بنا پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کی رفتار برقرار رہی۔ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں اس شعبے کی سال بسال نمو 3.9 فیصد رہی جو م س 15ء کی پہلی ششماہی میں 2.7 فیصد تھی۔ زیادہ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ بلوں کی عدم ادائیگی پرائس ایس جی ایل کی جانب سے پاکستان اسٹیل ملز کو گیس کی فراہمی کا تعطل اور عالمی طلب کی سست روی جیسے بعض منفی حالات کے باوجود اس نمو کا حصول ممکن رہا۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کو زیادہ تحریک گاڑیوں، کھاد اور تعمیرات سے منسلک صنعتوں (خصوصاً سیمنٹ اور رنگ و روغن) سے ملی۔ اگرچہ گاڑیوں کے شعبے کو اپنا روزگار اسکیم سے فائدہ ہوا جس سے کمشل گاڑیوں کی پیداوار بڑھ گئی تاہم کھاد کی نمو گیس کی بہتر فراہمی سے ممکن ہوئی۔ اسی طرح تعمیرات سے منسلک صنعتوں کی نمو کا بنیادی سبب مسلسل بڑھتے ہوئے سرکاری ترقیاتی اخراجات ہیں: م س 15ء کی پہلی ششماہی میں 26.7 فیصد اضافے کے بعد م س 16ء کی پہلی ششماہی میں حکومت کے ترقیاتی اخراجات مزید 40.3 فیصد بڑھ گئے۔ حکومت نے زیادہ تر قومی انفراسٹرکچر کی بہتری، بجلی کی پیداوار اور ریلوے نیٹ ورک کی ترقی سے متعلق منصوبوں پر صرف کی۔¹⁰ ان صنعتوں کو چین پاکستان اقتصادی راہداری پروگرام کے تحت ابتدائی منصوبوں سے بھی تحریک حاصل ہوئی۔ صنعتی سرگرمیوں میں یہ تیزی خدمات کے شعبے کے لیے اچھی علامت ہے جسے ٹیلی کام کے شعبے میں بھرپور آمدنی سے مزید تحریک ملنے کی توقع ہے۔

حوصلہ افزا پہلو یہ ہے کہ بلند ترقیاتی مصارف نے حکومت کی مالیاتی یکجائی کی کوششوں میں رکاوٹ پیدا نہیں کی کیونکہ م س 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی بجٹ خسارے میں پچھلے سال کی نسبت خاصی کمی واقع ہوئی۔ یہ کارکردگی محاصل کے بہتر حصول کے علاوہ غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی سے بھی منسوب کی جاتی ہے۔ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں حکومتی محاصل 14.6 فیصد بڑھ گئے جبکہ پچھلے سال یہ اضافہ محض 5.0 فیصد تھا۔ یہ بہتری دوسری سہ ماہی کے دوران کیے گئے اضافی محصولاتی اقدامات کی بنا پر ہوئی: (i) کسٹم ڈیوٹی میں ہر سطح پر ایک فیصد کا اضافہ، (ii) 400 صارفی اشیا پر (مختلف شرح سے) اضافی ریگولیٹری ڈیوٹی، اور (iii) سگریٹ پر اضافی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی۔

جہاں تک مصارف کا تعلق ہے، کم دفاعی خرچ سے مجموعی جاری اخراجات میں کمی واقع ہوئی۔ علاوہ ازیں م س 16ء کی پہلی ششماہی میں صوبوں نے مجموعی طور پر 208.6 ارب روپے کا فاضل درج کیا جو گزشتہ سال کی اسی مدت سے تقریباً دو گنا ہے۔ چنانچہ مطلق لحاظ سے حکومتی محاصل اور اخراجات کے درمیان مجموعی فرق جو م س 15ء کی پہلی ششماہی میں 651.8 ارب روپے (جی ڈی پی کا 2.4 فیصد) تھا، م س 16ء کی پہلی ششماہی میں کم ہو کر 515.2 ارب روپے (جی ڈی پی کا 1.7 فیصد) رہ گیا۔

¹⁰ اس کی عکاسی سیمنٹ کے ملکی تھیلوں کی ترسیل کی بھرپور نمو میں ہوئی جس سے مذکورہ مدت کے دوران اس صنعت کی برآمدات میں کمی کی تلافی ہو گئی۔

حکومت نہ صرف مالیاتی خسارہ کم کرنے میں کامیاب رہی بلکہ بیرونی مالکاری رقوم کی دستیابی (بشمول عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے 1.2 ارب ڈالر اور یورو بانڈ سے 500 ملین ڈالر) کے طفیل ملکی وسائل سے مالکاری کے حصول کو کم کرنا ممکن ہوا: گوکہ خسارہ زیادہ تر انہی وسائل سے پورا ہوتا ہے تاہم پچھلے برس کی نسبت ملکی مالکاری وسائل پر انحصار میں نمایاں کمی آئی۔

اس دوران چونکہ بینکاری نظام سے حکومتی قرض کی مقدار اس سال کم تھی (م 15ء کی پہلی ششماہی کے 199 ارب روپے کے مقابلے میں م 16ء کی پہلی ششماہی میں 183.3 ارب روپے) اس لیے بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں کی نمو میں کمی واقع ہوئی۔¹¹ تاہم اس مدت کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں ہونے والے اضافے سے خالص ملکی اثاثوں کو کچھ مدد ملی۔

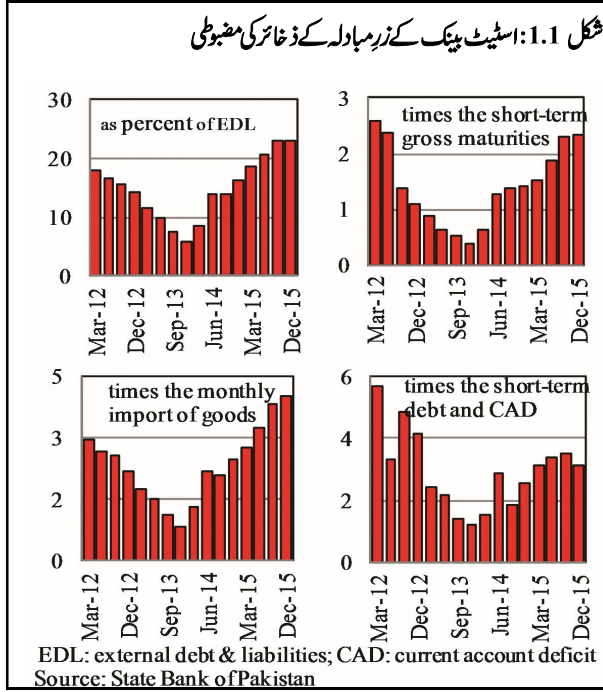
خالص ملکی اثاثوں کی سست نمو کے باوجود م 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران زریعہ (ایم ٹی) کی رسد میں گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت زیادہ اضافہ ہوا۔¹² ایم ٹی کی بلند نمو بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں تیز اضافے سے منسوب کی جاتی ہے جس نے خالص ملکی اثاثوں کی سست روی سے ہونے والی کمی کو پورا کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مدت کے دوران خالص بیرونی اثاثوں کی نمو م 15ء کی پہلی ششماہی میں دیکھی گئی نمو سے تین گنا تھی۔ یہ تمام اضافہ اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں ظاہر ہوا۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، حکومت نے م 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران بجٹ مالکاری کے لیے بیرونی ذرائع پر انحصار کیا جیسے بین الاقوامی مالی اداروں کے قرضے، یورو بانڈ کا اجرا، اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم اور کمرشل قرضہ جات۔

زیر مبادلہ کی ان سرکاری رقوم نے مذکورہ مدت کے دوران جاری کھاتے کے خسارے کو پورا کرنے میں مدد دی اور نجی شعبے کی ناکافی سرمایہ کاری کی رقوم کی تلافی کی۔ م 16ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی جاری کھاتے کا خسارہ 1.4 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو پچھلے سال کی اسی مدت میں ہونے والے 2.5 ارب ڈالر خسارے سے کم تھا۔ بین الاقوامی منڈی میں تیل کی پست قیمتوں نے تجارتی اور خدماتی کھاتوں کے خساروں کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مزید مدد کارکنوں کی ترسیلات زر میں مستحکم اضافے سے ملی جس سے جاری کھاتے کا خسارہ مزید کم ہوا۔ چنانچہ م 16ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی بیرونی کھاتے فاضل رہا جس سے ملک کے زیر مبادلہ کے ذخائر آخر دسمبر 2015ء میں 20.8 ارب ڈالر کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے۔ م 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملک کے زیر مبادلہ کے ذخائر 2.3 ارب ڈالر بڑھ گئے اور جو ملک کے درآمدی بل کے پانچ ماہ کے مساوی ہے۔

بیرونی شعبے میں بہتری (خصوصاً پہلی ششماہی میں) نیز مہنگائی میں کمی کی بنا پر اسٹیٹ بینک کو اپنا پالیسی ریٹ ستمبر 2015ء میں کم کر کے 6 فیصد تک لانے کا موقع ملا جس کے نتیجے میں کاروبار کی قرض گیری کی لاگت میں ہونے والی کمی اور ساتھ ہی بین البینک منڈی میں بہتر سیالیت کی بنا پر م 16ء کی پہلی ششماہی میں قرضے کی توسیع واقع ہوئی۔ معینہ سرمایہ کاری قرضے میں یہ اضافہ قابل ذکر ہے کیونکہ یہ مختلف شعبوں میں ہونے والی پیداواری

11 ملکی رسد زر میں تبدیلی دو وجوہ سے آتی ہے: (i) خالص ملکی اثاثے جو حکومت کی خالص میزانیہ قرض گریوں پر مشتمل ہوتے ہیں، نجی شعبے کے قرض اور دیگر اشیا (خالص)؛ اور (ii) خالص بیرونی اثاثے جو غیر مقیم افراد پر اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکوں کے دعووں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

12 م 16ء کی پہلی ششماہی میں زریعہ (ایم ٹی) 479.7 ارب روپے بڑھی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 442.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔



استعداد کی توسیع کو ظاہر کرتا ہے جن میں بجلی کی پیداوار اور ترسیل، ٹرانسپورٹ، ٹیلی مواصلات، چینی، سینٹ اور دوا سازی سمیت مختلف شعبے شامل ہیں۔

1.2 مالی سال 16ء کا منظر نامہ

دشوار عالمی معاشی حالات کی بنا پر پاکستان کا مجموعی اقتصادی منظر نامہ مستحکم معلوم ہوتا ہے۔ مختلف رکاوٹوں کے باوجود نمو میں تیزی آنے کا امکان ہے، مالیاتی صورت حال مستحکم ہے، مہنگائی کے کم رہنے کا امکان ہے (گوکہ اب معمولی سی بڑھی ہے) اور بیرونی شعبے کے خطرات بڑی حد تک کم ہو گئے ہیں۔ اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

(i) اسٹیٹ بینک نے گزشتہ چند برسوں میں بین البینک منڈی میں خریداریوں اور حکومت کی

جانب سے بیرونی قرضوں کے حصول کے ذریعے زرمبادلہ کے سیال ذخائر کی خاصی مقدار اکٹھی کر لی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ زرمبادلہ کی بیرونی قرضہ و واجبات سے فیصد شرح میں اضافہ بنیادی طور پر یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر، بیرونی قرضے میں اضافے سے زیادہ بڑھے ہیں (شکل 1.1)۔¹³ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر کی موجودہ سطح سے اگلے بارہ ماہ کی متوقع (مجموعی) ادائیگیوں سے دگنی رقم کو بآسانی پورا کیا جاسکتا ہے۔ دو سال پہلے کی محدوش صورت حال کو دیکھا جائے تو یہ امر اور بھی تسلی بخش معلوم ہوتا ہے۔

(ii) اس سے متعلقہ ایک اور بات۔ اس امر کو اجاگر کرنا ضروری ہے کہ پاکستان کے سرکاری بیرونی قرضہ جات کی واپسی کی ذمہ داریاں 2020ء تک 16 ارب ڈالر سالانہ سے زیادہ نہیں ہیں۔ واپسی کی یہ رقم زیادہ تشویشناک نہیں کیونکہ مالی سال 13ء اور 14ء میں پاکستان اسی طرح کی رقوم کامیابی سے ادا کر چکا ہے۔ لہذا ملک میں زرمبادلہ کی موجودہ سطح اور زرمبادلہ کی رقوم کی متوقع آمد کے پیش نظر کیلنڈر سال 2016ء میں واجب الادا 5.5 ارب ڈالر کی واپسی مشکل نہیں۔

(iii) اسی طرح توازن ادائیگی کی طرح قلیل مدت میں مہنگائی کے حوالے سے بھی بڑے خطرات دکھائی نہیں دیتے۔ ایک طرف توازن اس کی عالمی قیمتوں کے فی الحال بڑھنے کی توقع نہیں، دوسری جانب امکان ہے کہ مستحکم پاکستانی روپیہ مہنگائی کی توقعات کو مزید کم رکھے گا۔¹⁴ صارفین

¹³ اس بحث میں استعمال کیے جانے والے اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر میں سونا شامل نہیں۔

¹⁴ اگرچہ بین الاقوامی توانائی ایجنسی (IEA) کو توقع ہے کہ تیل کی اضافی رسد 2017ء تک قائم رہے گی تاہم حال ہی میں عالمی بینک نے خام تیل کی قیمتوں کے لیے اپنی 2016ء کی پیش گوئی (جنوری 2016ء) میں کمی کر کے اسے 37 ڈالر فی بیرل کر دیا ہے جبکہ پہلے (اکتوبر 2015ء میں) سال کی پیش گوئی 51 ڈالر فی بیرل تھی۔

جدول 1.2: اہم معاشی اہداف اور پیش گوئیاں			
پیش گوئی 2	مالی سال 16ء		مالی سال 15ء
	ہدف 1	فیصد نمو	
4.0 – 5.0	5.5	4.24	حقیقی جی ڈی پی
3.0 – 4.0	6.0	4.54	صارف اشاریہ قیمت (اوسط)
	ارپ ڈالر		
19.0 – 20.0	19.0	18.72	ترسیلات زر
22.9 – 23.4	25.5	24.12	برآمدات (ایف او بی)
40.0 – 41.0	43.3	41.12	درآمدات (ایف او بی)
	فیصد جی ڈی پی		
4.0 – 5.0	4.33	5.33	مالیاتی خسارہ
0.5 – 1.5	1.0	1.02	جاری کھاتے کا خسارہ

کی توقعات کے حالیہ سروے اور طویل مدت و قلیل مدت حکومتی تمسکات کے درمیان یافت کے تفاوت سے آئندہ کم مہنگائی کے ماحول کا اشارہ ملتا ہے (تیسرا باب)۔ یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ تیل کی عالمی قیمتوں کے 12 سال کی پست ترین سطح پر آنے کے بعد حکومت نے فروری اور مارچ 2016ء میں پٹرول کی ملکی قیمتیں بالترتیب 6.6 فیصد اور 11.9 فیصد کم کر دیں۔ اسٹیٹ بینک کو توقع ہے کہ مالی سال 16ء کے لیے اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 3 سے 4 فیصد کی حدود میں رہے گی جو 6.0 فیصد کے سالانہ ہدف سے خاصی کم ہے۔

(iv) امکان ہے کہ مالیاتی کیفیت میں بہتری سال کی دوسری ششماہی میں برقرار رہے گی۔ اکتوبر 2015ء میں کیے گئے ٹیکس اقدامات سے ایف بی آر کے محصولات میں اضافہ ہوگا تاہم اخراجات کے بھی ہدف کے اندر رہنے کی توقع ہے (چوتھا باب)۔ مزید بیرونی ذرائع سے مالکاری کے باعث بجٹ مالکاری کا انداز دوسری ششماہی کے مطابق رہنے کی توقع ہے۔

(v) صنعتی شعبے کو تعمیرات اور بجلی کے شعبوں میں تیزی سے تحریک ملتی رہے گی کیونکہ چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت مزید منصوبوں کے عملی شکل اختیار کرنے کی توقع ہے۔ سرکاری اخراجات میں مسلسل نمو اور نجی باؤسنگ میں حالیہ تیزی بھی اپنا حصہ ڈالے گی۔ نجی قرضوں میں اضافہ بھی صنعتی شعبے کی کارکردگی کے لیے اچھی علامت ہے۔

مستحکم معاشی ماحول کی وجہ سے اقتصادی نمو کی رفتار قائم رہے گی۔ م 16ء کے دوران جی ڈی پی نمو کے پچھلے سال سے بلند رہنے کی توقع ہے (جدول 1.2)۔ صنعتی شعبے کی کارکردگی سے امید افزا ہے لیکن اس وقت زراعت اور خدمات کے شعبوں کے حتمی نتائج کا صحیح اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ کپاس کی کم پیداوار کی بنا پر اہم فصلوں کی پیداوار کو نقصان پہنچا جس سے زراعت کی مجموعی نمو کا انحصار گلہ بانی اور چھوٹی فصلوں کی کارکردگی پر ہوگا۔ شعبہ خدمات کی نمو کا دارومدار تھوک اور خوردہ تجارت کے حصے پر ہے۔ موجودہ صورت حال میں شعبہ خدمات میں نمو کا انحصار نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات کی متوقع نمو اور مالیات و بیمہ کی کارکردگی پر ہے۔